New Era Magazine
جسے خدا نصیب کرے
NEW ERA MAGAZINE
عنایت چودھری
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(Continue Novel)

جسے خدا نصیب کرے

از عنایت چودھری

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

تعارف :

ممکنات کی رسی خدا کے ہاتھ میں ہے۔نصیب پر قلم بس اسی کا چلتا ہے۔وہ بے شمار محبت کرنے والی ذات ہے اور بے حد خوبصورت چیز ہمارے نصیب میں لکھتا ہے بس اس کو تلاش کرنا ہمارا کام ہے۔اس بات کو واضح کرنے کیلیے یہ کہانی لکھی گئی ہے۔

****

دوپہر کے دو بجے کپل میرج ہال میں خوب گہما گہمی ہے۔لوگوں کی خوشی اور احساسات وہاں لگی ہر رنگ کی روشنی میں شامل ہو کر ہال کی رونق اور اجالے میں اضافہ کرتے ہیں۔

۔ہال میں سے آتی گانوں کی آواز لوگوں کی باتوں کی آواز کو روکنے اور ان پر حاوی ہونے میں ناکام ہے

دھنک:

یونیورسٹی سے ایک دن پہلے وہ اپنی تیاری کرنا چاہتی تھی پر وہ کچن میں کھڑی پیاز کاٹ رہی تھی۔لمبے،گھنے،سیاہ اور بلکل سیدھے بالوں کو اس نے چوٹیا کی قید میں بند کر رکھا تھا۔کالے سوٹ کا کالا ڈوپٹہ ایک طرف کو باندھ رکھا تھا جتنا بھی غصہ تھا سب پیاز کی کٹائی میں اتارا جا رہا تھا غصے کی شدت ایسی تھی کہ ٹک ٹک کی آواز پورے کچن میں گونج رہی تھی۔سیاہ چمکتی آنکھوں میں سے آنسو جاری تھے۔وہ پیاز کی کڑواہٹ تھی یا اس کے مزاج کی اکتاہٹ کی شدت کہ آنسو رکنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ہاں وہ پیاز ہی تھے جو اسکی آنکھیں نم کر رہے تھے اور اس کو رلانا اتنا آسان تو نہ تھا.

آخر کو وہ خولہ تھی۔خولہ از ور.

کھانا بنانا شروع کب کرنا ہے تم نے؟؟ نادرہ بیگم کٹائی کی آواز سنتے ہوئے اندر آئیں.

"امی مجھے بہت کام ہیں کل یونیورسٹی جانا ہے اور اس کی تیاری بھی نہیں کر سک رہی کام ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے۔۔پیاز اور کریلے کاٹ دیے ہیں آپ پلیز کھانا بنا لیں گیں؟

لہجے میں نرمی تھی۔

"کام پورا کرو اور پھر کرنا جو کرنا ہوا" ان پر نرمی نے اثر نہ کیا

۔"جی"۔۔صفید چمکتے چہرے پر سے ہاتھ پھیرا. خولہ نے کچھ دیر سانس روک کر چھوڑا اور پھر گہرے سانس لینے لگی۔یہ اس کا صبر کرنے کا ایک طریقہ تھا۔وہ چپ کر جانے میں ماہر تھی۔اپنے والدین کے غصے پر چپ کر جایا کرتی تھی۔ مگر ہر جگہ چپ کر جانا نقصان دیتا ہے انسان کو اپنے لیے آواز اٹھانی پڑتی ہے۔ جہاں اس کی حق تلفی ہو رہی ہو۔اور حق تلفی کا مطلب ہے ظلم جو ہمارے رب کو بلکل پسند نہیں کہ انسان اپنے ساتھ بھی کرے

وہ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا تھا۔کمرے سے آتی ٹھک ٹھک کی آوازیں سن کر شناور نے اپنی کتاب ایک طرف رکھی جس سے وہ پہلے ہی بڑی مشکل سے کبھی اٹھا لیا کرتا تھا

"پہلے ہی میرا پڑھنے کا دل نہیں چاہتا اوپر سے یہ گھر کا شور۔۔اف توبہ۔۔۔۔۔"اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے کان ڈھانپ لیے پر جب اس کا بھی کوئی فائدہ نظر نہ آیا تو غصے سے کمرے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھلتے ہی اندر کا منظر دیکھ کر اس کے چہرے کے رنگ بدلنے لگے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"زمل کی بچی۔۔!!"شناور کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا اور زمل جو بڑے غور سے اپنے کام میں مصروف تھی اس نے کچھ توجہ اپنے بھائی کے الفاظ پر ڈالی اور پھر اپنا کام کرنے لگی۔

اس نے آگے بڑھ کر اس پانچ سالہ بچی کا ہاتھ پکڑ لیا۔

وہ ہاتھ جس میں زمل کا اپنا ہی جوتا تھا اور وہ اس جوتے کو شناور کے موبائل پر مارے جا رہی تھی۔

اس مشق کی آواز اس قدر اونچی تھی جتنی کہ زمل کی ہمت اور جرات اونچی تھی۔

کیاہوا بھائی؟۔۔وہ معصومیت سے اپنے بھائی کے اس رویے کی وجہ پوچھنے لگی۔

کیاہوا۔۔؟؟۔تم یہ مجھ سے پوچھ رہی ہو کہ کیاہوا!!

عقل تمہاری گھاس چڑنے گئی ہے کیا۔۔؟؟۔میرا نیا موبائل جس کی تم چھترول کر رہی ہو۔۔۔اس کا قصور بتاؤ گی تم؟؟شاور کے غصے کی برسات زمل پر ہو رہی تھی۔وہ اوسکو بازو سے پکڑ کر باہر لا یا

خولہ!!خولہ!!!وہ اس مجرم کا چھوٹا سا ہاتھ اپنی گرفت میں لیے اس کا کارنامہ سنا کر خود بطور مظلوم۔خولہ کو جج مقرر کرتے ہوئے انصاف کیلئے چلا رہا تھا۔

جبکہ جج صاحبہ کچن میں کریلے بنانے میں مصروف تھیں۔جو اس کی آواز پر باہر آچکی تھیں۔

کیاہوا بھائی؟؟جج صاحبہ کا مظلوم سے سوال۔

مظلوم:اس سے پوچھو زرا کہ یہ میرے موبائل پر جوتوں کی برسات کس خوشی میں کر رہی تھی؟؟

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاور کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔اسکی کالی آنکھیں غصے میں گول ہو جایا کرتی تھیں۔اور اس وقت وہ اپنی ان آنکھوں سے زمل کو گھور رہا تھا جو کہ اپنے صفید گلابی چہرے پر معصومیت کے سارے رنگ لانے میں کامیاب مگر شاور کو ٹھنڈا کرنے میں ناکام تھی.

جج صاحبہ: یہ میں کیا سن رہی ہوں زمل؟

مجرم: آپی آپ نے ہی تو کہا تھا tom کو مارو تو وہ بے ہوش ہو جائے گا" وہ موبائل میں موجود گیم مائی ٹوم my tom کی بات کر رہی تھی۔

"ہائے..... سو کیوٹ!!" خولہ اس کے چہرے پر موجود بے بی کٹ کے بالوں کو پیچھے ہٹا رہی تھی اور اس کے وارے نیارے ہو رہی تھی۔

مظلوم کو اپنا معاملہ خسارے میں جاتا دکھائی دیا۔

"تم اس کو یہ الٹے پلٹے مشورے دیتی ہی کیوں ہو؟" شاور دونوں ہاتھوں کے اشارے سے پوچھنے لگا۔

" مینے تو بس اسے گیم پر لگایا تھا کہ کچھ کام کر لوں" وہ نیچے دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں اور اس کیلیے تمہیں میرا نیا موبائل ملا جسے آئے ہوئے ابھی ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا کہ اس کی مارکٹائی شروع کر دی تمہاری اس لاڈلی نے" وہ سر جھٹکتے ہوئے جانے لگا۔

خولہ نے ہنسی روکی

"بھائی مجھے جانے سے پہلے وانیہ کی طرف چھوڑ آئیں مجھے کام ہے کچھ وہاں" خولہ کا آنا جانا عام تھا وانیہ کی طرف۔ وہ سکول سے ہی ایک دوسرے کی اچھی دوستیں تھیں اور اس بار یونیورسٹی بھی ساتھ ہی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھائی کہاں ہے تمہارا۔۔۔۔۔ باہر کھڑا ہے،۔۔۔۔ہائے اتنی گرمی میں۔۔۔۔یہی ہونا چاہیے ان کے ساتھ۔۔۔۔ مجھ پر جو آگ برساتے رہتے۔۔" وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے مسلسل بولے جا رہی تھی اور خولہ اس کی کچھ باتوں کا جواب دیتی اور کچھ اس کو یوں ہی برداشت کرنی تھی۔

"یہ دیکھو میری نئی جوتی۔۔۔۔۔۔اور یہ تمہاری"

وہ ایک کے ساتھ دوسرا دکھاتے ہوئے بولی۔۔ وہ اچھے سے خولہ کی ضرورت کو سمجھتی

تھی..جب بھی کوئی چیز لیتی تو ایک پیس اس کیلیے بھی لے لیتی.

"ارے...اس کی کیا ضرورت تھی وانی"

وہ خوش بھی تھی اور کچھ حیران بھی۔کہ اتنا چھپانے پر بھی وانیہ اس کی ضرورت پھر سے سمجھ گئی تھی۔

"ارے میڈم اسکوزرا پہن کر تو دیکھیے "وہ دکاندار بننے کی مشق کرنے لگی

"ارے واہ میڈم یہ جوتا تو آپکے پیروں کیلیے ہی بنا تھا۔ناجانے بازار میں کیا کر رہا تھا"""

وانیہ اپنے برگنڈی بالوں کو گول مول کر رہی تھی جو پہلے ہی خاصے گول اور کرلی(curly)تھے۔

وہ مسکرا دی.خولہ سنجیدہ لڑکی تھی.

وانیہ سلطان نہایت شرارتی تھی۔ہنسی مذاق کے علاوہ تو کوئی کام اس کو آتا ہی نہ تھا۔۔سرمئی(grey)رنگ کی آنکھیں جو کبھی بھی شرارت سے خالی نہ ہوتی اس کی شخصیت کا اہم حصہ تھیں۔جن کو وہ مٹکا مٹکا کر خولہ سے باتیں کر رہی تھی۔

وانیہ اور خولہ بچپن سے ساتھ پڑھ رہے تھے جس چیز کی ضرورت ہوتی ایک دوسرے

سے مانگ لیا کرتے۔

دونوں کی رات یہی سوچتے گزری کہ ناجانے کل کا دن کیسا ہونا تھا۔

وہ آدھی سبز عمارت اس کی آنکھوں کے سامنے تھی۔وہ حیرت اور خوشی کا مجسم بنی اس جگہ اور وہاں کے لوگوں کو دیکھ رہی تھی جہاں ہر قسم کے لوگ تھے جن میں سے کچھ پاکستان کے تھے اور کچھ پاکستان کے نہیں تھے۔جو پاکستان کے تھے ان کو دیکھ کر معلوم پڑتا تھا کہ ان کو بھی کوئی خاص دلچسپی تو نہ تھی کہ کوئی انہیں پاکستانی سمجھے۔

"یہ یونیورسٹی ہے یا کوئی شہر؟؟" وانیہ بولی اور پھر بولتی چلی گئی۔

خولہ ابھی تک اس عمارت کو دیکھ رہی تھی جو اس قدر بڑی تھی کہ کوئی بھی شخص جو اس یونیورسٹی کے نام سے ناواقف ہے اسے شہر ہی سمجھے پر اس یونیورسٹی کے نام سے ناواقفیت بھی ناممکن ہے۔وہ کوئی عام یونیورسٹی تو نہ تھی وہ lums تھی۔وہ یہاں سکالرشپ کی بیس پر آئی تھی۔اس کی اس قدر محنت کے بعد یہاں تک پہنچنا ایک ایسا سفر تھا کہ جس کی منزل پر پہنچ کر ہر مسافر کا یہی ردعمل ہوگا جو اس وقت خولہ کا تھا۔وہ

یونیورسٹی کوئی عام یونیورسٹی بھی ہوتی تو وہ اس کی اس قدر محنت کے بعد اس کے لیے عام بلکل نہ تھی۔

"اس وقت اگر تمہارے ساتھ کوئی مجسمہ لا کر رکھ دیں تو دونوں میں پہچان کرنا مشکل ہو گی..."وانیہ اس کو ایک جگہ رکا دیکھ کر کہنے لگی۔

خولہ کی نظروں کا صفر جاری تھا جو ابھی تک وہاں کا معائنہ کرنے میں لگی تھیں۔ جب پیر جم جائیں تو نظریں سفر کرتی ہیں۔

"کیا ہے یار کب سے بلا رہی ہوں یہ تک نہیں بتا رہی کہ میں لگ کیسی رہی ہوں"وہ تھک چکی تھی اس مجسمے کو بلا بلا کو۔ جب اس کی ساری کوششیں ناکام رہیں تو اس کو بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈال۔

"آآ....اف تم پاگل ہو کیا وانیہ؟؟ بازو نکالو گی میرا؟؟ اس نے سرگوشی کی۔

"کہاں گم ہو؟ کب کی بلا رہی ہوں میری طرف بھی دیکھ لو."

وہ ناراضگی سے اپنے ایک طرف لگی دوپنوں (pins) والے بالوں کو پیچھے کرتے ہوئے بولی۔

"ساری عمر تمہیں ہی تو دیکھا ہے۔اب وہ بھی دیکھنے دو جسے دیکھنے کا خواب ساری عمر دیکھا ہے" وہ تو جیسے خود کو بھی بھول چکی تھی۔

"دیکھو نا تم نے بھی black dress پہنا ہے اور مینے بھی بس فرق یہ ہے کہ تمہارا فراک ہے۔۔۔۔"اس کی باتیں رکنے کا نام ہی نہ لیتی تھیں اور رکتی بھی کیسے آخر وہ وانی کی باتیں تھیں۔

" بکرے کی ماں آخر کب تک خیر منائے گی"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے اپنی گردن پر کسی کی مضبوط گرفت محسوس کی۔اور پھر بھاری بھر کم آواز کے ساتھ بھاری بھر کم جملہ سنتے ہی اس کمزور سے انسان کی تو جیسے جان ہی نکل گئی۔

"کککک....کووون؟؟

اس کو پکڑنے والے کی طرف اس کی پیٹھ تھی تو وہ ہمت کر کے بس اتنا ہی پوچھ سکا۔

"تیرا باپ" کوئی پیچھے سے بولا

ہوا میں قہقہے گونجے۔جس سے معلوم پڑتا تھا کہ کافی سارے لوگ ہیں۔

پکڑنے والے نے جھٹکا دے کر اس کو اپنی طرف موڑا۔

"چپ چاپ ہمارا ادھار واپس کر دے ولی.... نہیں تو تیری خیر نہیں "اس کے چیلوں میں سے کوئی بولا۔

مم.....میں ولی نہیں ہوں میرا نام...ہادی ہے"

ہادی اینک سیدھی کرتے بولا جو جھٹکے سے کھسک گئی تھی۔

"نام بدلنے سے اوقات نہیں بدلتی۔جو کوئی بھی نام رکھ پر ادھار چکانا ہو گا۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک اور بولا۔

"بھائی خدا کی قسم میں آپ کو نہیں جانتا....اور مینے آپ سے کس چیز کا ادھار لیا؟؟

وہ پکڑنے والے کا حلیہ اور جسامت دیکھ کر رونے لگا تھا۔

"تونے جو گردہ فٹ کرار کھا ہے اس کی وصولی نہ دی تو بند کرا دونگا تیرے سارے پرزے"

وہ جس نے اسے پکڑ رکھا تھا وہ سربراہ معلوم ہوتا تھا ان سب کا.ابھی تک خاموش تھا اس کو بولنے کی ضرورت ہی نہ پیش آئی۔

"میں نے آپکا گردہ نہیں لیا" وہ ڈر سے بے ہوش ہونے کو تھا

"ڈارک (dark) اپنا دل اور گردہ کسی کے پاس نہیں چھوڑتا...." بابر نے اس کے ڈر کو بڑھاوا دیا

""ڈڈڈڈ....ڈارک....کلک...کون؟؟

"تیرا باپ"

اس بار وہ خود بولا۔

قہقوں کی آوازیں ایک بار پھر بلند ہوئیں۔

وہ مسکرایا تک نہ تھا۔

....

دو لکچر گزرنے کے بعد وانیہ سے بھوک برداشت نہ ہوئی تو وہ دونوں کینٹین کی طرف چل پڑی۔

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

وانیہ باتیں کرتے کرتے خولہ سے کچھ آگے جا چکی تھی اور خولہ خود میں مگن تھی کہ اس کے پاؤں میں کسی نے پاؤں اٹکایا فراک کی وجہ سے سمبھلنا مشکل ہو گیا اور وہ گر پڑی۔دوپٹہ جو اب تک سر پر تھا سرک کر شانوں پر آ گرا ہاتھ زمین پر جا لگے اور ہاتھوں کے کاغذ بکھر گئے

بال جو پونی ٹیل میں قید تھے رہا تو نہ ہوئے پر کندھوں پر آ گئے۔

وہ نائٹی (nighty) گروپ تھا جو پرینک کرنے میں مشغول تھا اور اب خولہ کی باری تھی۔

وہ سب اس کی اس حالت پر ہنسنے لگے۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے؟؟؟کوئی پاس سے گزرتا ہوا رک گیا تھا۔

"مزاق زبان کی حد تک ہی رکھنا چاہیے"

وہ بکھرے کاغذ سمیٹنے لگا۔

وہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے کھڑی ہو چکی تھی۔

۔وہ ایک چھ فٹ کا لمبا چوڑا خوش شکل انسان تھا۔جواب خولہ کو خوش عقل بھی لگ رہا تھا۔

گھنی بھووں کے سائے میں اس کی بھوری آنکھیں اس وقت غصہ کرنے میں مصروف تھیں۔اس کی صفید شرٹ اور آنکھوں کے رنگ سے ہی ملتے اس کے بال اس کے سلیقہ مند ہونے کا پتا دیتے تھے۔

اب وہ اس مہربان کو سب پر برستے ہوئے دیکھ رہی تھی۔کچھ شرمندہ تھے اور کچھ شرمندگی کا ناٹک کر رہے تھے۔

اور کچھ کو پرینک ادھورا رہ جانے کا غم تھا۔

اس نے سمیٹ کر سب کاغذ خولہ کو لا پکڑائے اور اس خوبصورت لڑکی پر ایک نظر ڈالی

جو اسے نظر انداز کر کے آگے چل دی. اس نے بس اس گڑیا کو جاتے کوئے دیکھا۔

"کون تھا یہ مہربان؟؟؟

اس بے بی ڈال کو کوئی تو موضوع ملا تھا

"پتا نہیں.... باربی ڈال نے جواب دیا

"خیر تم کچھ کھانے کیلیے لائی؟؟؟

"کیسے لاتی... تمہیں گرنے سے فرصت ہو تو میرے ساتھ چلو اور لے لو"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بس مسکرا دی۔

کالی پینٹ کے ساتھ میچنگ شرٹ پہنے

اپنی دھن میں چلتے ہوئے وہ اپنی کالی سینڈل کا شور پورے فرش پر مچا رہی تھی۔ ہزاوں نظریں اس پر تھیں۔

وہ کوریڈور سے چلتی ہوئی آ رہی تھی اپنے (straight) بالوں کو جو بس کندھوں کو

بمشکل چھوتے تھے ہاتھوں سے پیچھے کرتی تھی جس میں چند لٹیں مہرون بھی ہوتی تھیں۔

تین سیڑھیاں اترنے کے بعد اس کے پاس آر کی جو اسے ایک نظر دیکھ کر پھر اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا۔

"میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں dark ویئر آر یو؟ (where are u)"

جواباً اس نے اوپر دیکھنا بھی گوارہ نہ کیا۔ وہ اس لڑکی کو نظر انداز کر رہا تھا جو ساری یونیورسٹی کی نظروں میں رہتی تھی۔

اس نے آگے بڑھ کر ڈارگ کے ہاتھ سے موبائل پکڑ لیا۔ بھلا وہ بھی کوئی نظر انداز ہونے والی چیز تھی؟

وہ سارہ شاہ تھی۔ جس کی موجودگی کا احساس اس کی برینڈڈ چیزیں دلاتی تھیں۔ اس کی جوتی کا شور۔ اس کے پرفیوم کی خوشبو۔ اور سب سے بڑھ کر وہ جس انسان کے پاس پائی جاتی تھی وہ بھی کم تو نہ تھا۔

"اور یہ شور کیسا ہے؟؟

وہ کچھ فاصلے پر لگے رش کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"یہ بھی میرے قرض میں دب کر مر گیا بے چارہ" موبائیل واپس لیتے ہوئے شیطانی مسکراہٹ سجائی گئی۔

"اور کتنوں کو قرضدار کرو گے؟ سرخ لپسٹک سے بھرے ہونٹ بھی طنزیہ ہنسے۔

"آدھی یونی تو قرضدار ہے تمہاری"

وہ ہاتھ باندھے اس بے رحم کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔

"تم تو نہیں" وہ اسے جانے کا اشارہ دے رہا تھا۔

"تو کر دو تم! پھر ساری زندگی تمہارا قرض اتارنے میں گزار دوں" وہ بھی جانے کیلیے تو نہ آئی تھی۔

"ساری زندگی تمہیں کون برداشت کرے" اس کی نظریں مسلسل فون پر تھیں۔

وہ بس سرد نظروں سے اس کو دیکھنے لگی۔

وہ بھی نظروں کی سردی کو محسوس کرنے لگا اور آخر اٹھ کر چلا گیا۔

وہ یقیناً کسی اور معصوم سے لڑکے کی ریگنگ کرنے والا تھا۔اور اگر معصوم نہ بھی ہو تو ڈارک کو دیکھ کر معصوم بن جانا ہی جان بچانے کا ایک واحد طریقہ تھا۔

اس بار اس نے کچھ لڑکوں کو ایک ٹرین کی صورت کھڑا کر کہ کہ دیا تھا کہ وہ خود کو ٹرین ثابت کریں۔ان چار لڑکوں کی یہ کوشش جاری تھی۔سب کو یقین آگیا تھا پر ڈارک یہ ماننے کیلیے تیار نہیں تھا کہ وہ ٹرین ہی بنے ہیں جبکہ "ریل گاڑی چھک چھک چھک" کی آوازیں پوری یونی سن چکی تھی اور وہ کہتا تھا

"اور اونچا بولو بڑی ہی مڑیل ٹرین ہے تمہاری۔"

یونیورسٹی میں ریگنگ خوب جاری تھی جس سے اب تک خولہ محفوظ تھی البتہ وانیہ کو الو بن کر اچھلنے کیلیے ضرور کہا گیا تھا۔

اردم بھی ایک ایسے نمونے کا نام تھا جسے پلر کے ساتھ کسی پوسٹر کی طرح چپک کر کھڑا ہونے کا کہا گیا تھا جو اپنی کاغذ جیسی حالت کے ساتھ کسی پوسٹر کا نمونہ پیش کر رہا تھا۔۔اور مسلسل چلا رہا تھا "میں مجبور آں" بیچارہ واقعی مجبور تھا۔پر مجبوری سمجھ سے باہر تھی

"اب سب لوگ اپنا انٹرو دینگے "پروفیر کا پہلا سوال یہی تھا۔

"رولنمبر ا سجاول خان" کہی سے آواز آئی تو وانیہ نے خولہ کو زور سے کہنی ماری

"اووے یہ تو وہی مہربان ہے نہ؟

"چپ کرو" وہ خود بھی حیران تھی کہ وہ اسکا کلاس فیلو ہی تھا جس نے اس کو گرتے ہوئے دیکھا تھا اور اس کی سائیڈ لی تھی۔

رولنمبر 2۔۔۔رولنمبر 2

ایک بار سر نے کہا اور دوسری بار وانیہ نے اسے یاد دلایا کہ تم ہی ہو رولنمبر 2 بولو بھی کچھ۔

وہ حیرت کی وجہ سے سجاول کا انٹرو تو نہ سن سکی پر ساتھ میں یہ بھی بھول گئی کہ اس نے اپنے انٹرو میں کیا بولنا ہے۔

"رولنمبر 2 خولہ ازور" وہ بس یہی کہہ سکی۔

اوکے اور۔۔۔۔۔۔"؟"،،،

وہ اور بھی سننا چاہتے تھے پر وہ اور کچھ نہیں بتا سکی

"خولہ ازور تو کافی جانا پہچانا نام لگتا ہے" سجاول نے خاصا اونچا یہ جملہ بولا

"جی۔ ! "دماغ کو ایک دم سے ناجانے کیا ہوا تھا۔ کہ یہ کہتے ہی وہ بیٹھ گئی جیسے بات ختم کر دی ہو۔

سب کو حیرت ہوئی۔

کسی نے سوچا شاید بہت شرمیلی ہے۔۔۔

کسی نے سوچا شاید مغرور ہے۔۔۔۔

کسی نے سوچا۔ ٹاپر ہونے کا بھرم جتا رہی ہے۔۔۔ تو کسی نے کچھ۔۔۔

کوئی بھی خاموشی کی اصل وجہ نہ جان سکا۔

خاموشی کی اصل وجہ پتا ہی کب چلتی ہے۔ جب دماغ بہت الجھ جاتا ہے تو خاموش کرا دیتا ہے۔ دنیا تو مزید الجھا دیتی ہے۔ بھلا دنیا کیوں الجھن سمجھنے لگی۔۔۔

اور وہ تو تھی بھی خاموش اور سلجھی ہوئی آج کیوں الجھ گئی تھی.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یونی سے واپسی پر وہ دونوں ساتھ آئیں تھیں اور وانیہ دروازے سے الوداع کر کے چلتی بنی تھی.

السلام و علیکم ! دروازہ جو پہلے کا کھلا تھا بند کرتے بولی

"بیٹیوں کا حصہ اسلام نے جب رکھ دیا ہے تو ہم کیوں اس پر بحث کریں؟"

کمرے سے ابّو کی آتی آوازوں سے پتا چلا کہ انہیں خولہ کی آنے کی خبر تک نہیں ہوئی۔

"سسرال ہی جانا ہے اس نے آخر۔اور یہ حصہ بھی انہی کے قدموں میں رکھے گی تو کیا کرنا ایسے حصے کو دیکر"

امی بھی اندر تھیں

"جو بھی ہے امی میں انکا حصہ ہر گز نہیں لوں گا" یہ شناور کی آواز تھی۔

"کس حصے کی بات ہو رہی ہے؟" وہ کمرے کی طرف بڑھی اور دروازہ کھول دیا۔

کچھ نہیں بس کھانے کی بات کر رہے ہیں" نادرہ بیگم گڑبڑا گئیں۔

اچھا میں چینج کر کہ آئی "اس نے جیسے جھوٹ کو سچ ہی سمجھا۔یا نا سمجھنا ہی بہتر سمجھا

وانیا چلنے کے نام پر اچھلتی ہوئی خولہ کے ساتھ ساتھ تھی. آسمانی رنگ کی فراک پہنے وہ خود کو آسمانی کرتی جا رہی تھی. سنا تھا کہ lums میں آنے کے بعد پیر زمین کو نہیں لگتے اور وہ یہ بات سچ کر دکھانے کو تھی.

"لڑکی beautiful کر گئی.. chull"

اپنی دھن میں بر گھنڈی کرلی بال لہراتے وہ بڑے مزے سے گا رہی تھی کہ خولہ نے اس کا بازو پکڑ کر اسے حوش میں لانے کی کوشش کی جو بقول شناور کے بے ہوش رہتی تھی.

"انسان اگر نارمل نہ ہو تب بھی اسے یہ ظاہر نہیں کرنا چاہیے کہ وہ ابنورمل ہے"

خولہ کی اس بات نے لڑکی beautiful کو چپ کرا دیا اور اپنی دھن سے ہٹ کر اب وہ خولہ کی دھن میں آ گئی جو بہت ہی سخت دیوار جیسی لگتی تھی.

باسکٹبال گراؤنڈ سے ایک شور اٹھ رہا تھا کلاس سے فارغ ہو کر وانیہ اور خولہ کے قدم بھی اسی کی جانب اٹھے تھے اور وہ آ کر ایک طرف کھڑی ہو گئیں.

"بھلا اس ٹیم کو ہارنے کا کیا شوق ہے"

وانیہ کے ساتھ کھڑی ہوتی شہلا بولی.

"کون سی ٹیم ہارنے والی ہے" وانیہ کو لگا جیسے اسی سے بات کی گئی ہو.

"ہر وہ ٹیم جو ڈارک کے مقابل آئے ہار ہی جاتی ہے. جیت کر اپنی زندگی نہ ہار دیں"

"ڈارک؟؟..ڈارک کون" وہ سوال کرنے کے موڈ میں تھی.

"تم ڈارک کو نہیں جانتی؟؟" وہ حیران کم بے حد حیران زیادہ ہوئی.

وانیہ نے نفی کر دی. میچ شروع ہو گیا.

"وہ بلیک کیپ والا وہ جس کے ایک بازو پر ٹیٹوز بنے ہیں... ارے جس کے ہاتھ میں ڈھیر سارے بریسلٹ ہیں." وہ ایک کے بعد ایک نشانی گنواتی گئی تو وانیہ کو پہچان ہوئی. خولہ ساتھ کھڑی یہ گفتگو سن رہی تھی.

ڈارک کی مخالف ٹیم بدر کی تھی جس نے ایک گول کر دیا.

"کیا یہ مسلمان ہے" وانیہ کو وہ حلیے سے کوئی کرسٹن لگا تھا.

"نام سے تو نہیں لگتا" شہلا کی دوستی وانیہ سے ہوتی لگتی تھی.

"The dark spider"..

شہلا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا. جو وانیہ نے سنتے ہی سوالوں کا سلسلہ جاری رکھنے کا فیصلہ کیا.

دوسرا گول ہو گیا....اور پھر لگتا تھا وہ جیت کر ہی جائیں گے. کون کہ سکتا تھا کہ وہ ہارنے کیلیے آئے ہیں.

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ کیسا عجیب نام ہے؟" اس نے خوب منہ چڑالیا.

"سارہ کا کہنا ہے کہ یہ اسکاولن نیم ہے"

"سارہ کون"

"اسکی گرل فرنڈ"

"استغفار!!" خولہ کے منہ سے بے اختیار نکلا

شہلا جو وانیہ کے سوالوں سے تنگ آ کر جانے کو تھی، واپس مڑی. دیکھنے کیلئے کہ کون ہے یہ پارسہ. جس کو اس دور میں بھی گرلفرنڈ نامی چیز پر حیرت ہے.

حقیقت میں وہ حیرت نہیں افسوس تھا.. شرم تھی لحاظ تھا. وہ انہیں چند چیزوں سے مل کر بنی تھی. اس کے علاوہ اس میں ہمت جرآت اور بہادری کوٹ کوٹ کر بھری تھیں. ان میں سے ایک بھی عنصر کم ہوتا تو خولہ نامکمل ہو جاتی.

مخالف ٹیم جیت رہی تھی اور ڈارک نے ایک ممبر کو زور سے دھکا دیا.

"انسان تو نہیں لگتا" خولہ نے اسے دھکا دیتے دیکھ کر اس کے انسان ہونے پر اعتراز کر دیا.

"اسکے انسان ہونے پر اتنا شک کیوں" سجاول نے ساتھ کھڑے ہوتے خولہ کو یہ کہتے سنا تو متجسس ہوا. ڈارک کی ٹیم نے گول کیا.

"یہ گیم کے رولز کے خلاف ہے" وہ ہاتھ باندھے اس کھیلتے ہوئے انسان نما شخص کو دیکھتی رہی.

"اس کی دنیا کے الگ رولز ہیں" وہ بھی ہو بہو اسی کی نقل اتارتا سامنے دیکھتا بولا.

اب وہ انسان نما جیتنا نظر آتا تھا.

"تو جائے اپنی دنیا میں واپس." خولہ کو اس کا اس دنیا میں آنا پسند نہ آیا.

"ڈارک... ڈاک" سجاول نے خوب اونچا بولا. ارے نہیں وہ تو ڈارک کا طرفدار نکلا.

پر خولہ کو اس سے کوئی فرق نہ پڑا. جہاں اتنے لوگ ڈارک کا نعرہ لگا رہے تھے تو وہ

"مہربان" کیوں نہیں. خولہ نے اپنی جگہ چھوڑی اور وہاں سے چل دی. سجاول نے

اسے جاتے دیکھا. وہ جو اس کی نظر میں آ بیٹھی تھی اس نے ایک نظر بھی سجاول کو نہ

دیکھا. اور ڈارک کا ساتھ دینے کے بعد شاید وہ خود کو نظر انداز کرا گیا.

ڈارک کی ٹیم میچ جیت چکی تھی. وہ جیتے ہوئے فوٹبال میچ اور اپنے نام کے نعروں میں

فوٹبال پیچھے کو اچھالتا آگے چل دیا. جیسے اسے اس جیت کا کوئی مزہ ہی نا آیا ہو. ہر بار بے

وجہ جیتنے والے جیت کا مزہ کھو دیتے ہیں.

....

سار وش اپنی نظریں کتاب پر جمائے. ہمیشہ کی طرح کتابی کیڑے کا نقشہ بنا چل رہا تھا

وہ دور سے کھڑی اس کی اس حالت پر ہنس رہی تھی اور اب چلتے ہوئے اسی کی جانب

آنے لگی. شاید وہ اس کو تنگ کرنے والی تھی.

اپنی کتابوں میں مگن سا روش اپنے ہاتھ سے چشمے کو ناک پر ٹکاتا ہوا اس سے ٹکرا گیا.

سوری کہہ کر وہ آگے بڑھنے کو تھا کہ اس نے روک لیا.

"دیکھ کر چلنا نہیں آتا." اس کے نقاب سے بس آنکھیں دکھائی دیں جو غصے سے خالی اور شرارت سے بھرپور تھیں.

وہ پھر آگے بڑھنے لگا کہ پھر روک لیا گیا

"تمہیں معافی نہیں مانگنی چاہیے ؟؟" وہ معافی نہیں کچھ اور ہی چاہتی تھی.

"معافی مانگنی آتی ہے نا؟" وہ اس کو چپ چاپ اس کے نقاب کے اس پار چھپی بے جا فرمائش کو سمجھنے کی کوشش کرنے والے کو ہوش دلانا چاہتی تھی.

"اچھا میں بتاتی ہوں, ایسے پکڑو دونوں کان اور پھر بولو سوری" وہ شرارتی لڑکی بڑی شرارت سے دونوں کانوں کو پکڑتی ہوئی. سا روش کو بڑی مصیبت میں ڈال رہی تھی.

جبکہ معافی تو مصیبت کا حل ہوا کرتی ہے نا... کتنی ہی گرہیں کھول دیتی ہے. کتنے ہی ذہن پر سکون کرتی ہے. اور کتنو کو ہی سلجھا دیتی ہے.

توپھر وہ کیوں الجھا۔؟۔اس کی اس حرکت پر وہ ہنس دیا اور وہ کیوں ہنسا۔۔؟

وہ اس کو چپ چاپ دیکھنے لگی۔اور وہ آگے چل دیا جس طرف اس کی کمر تھی وہ سار وش کاراستہ تھا۔وہ اس کی خاموشی پر حیران ہوئی اور مڑ کر اس کو جاتا دیکھا۔

....

خولہ خاموش بیٹھی لائبریری کی مکمل خاموشی میں کتاب پڑھنے میں مصروف تھی لائبریری کی مکمل خاموشی وانیہ کو زراسی بھی راس نہیں آرہی تھی۔وہ بے چارگی سے کبھی کتاب پڑھتی دیوار (خولہ) کو دیکھتی تو کبھی کتابوں سے بھری دیواروں کو۔اس سے پہلے کہ اس کی بے چارگی اس بے چاری کو کھاجاتی۔وہ بول پڑی

"میں پتاہے کیا سوچ رہی تھی۔۔ہم نے جو گروپس بنانے ہیں نا اس کا ایک ممبر وہ مہربان نا ہو جائے" وہ مہربان لفظ پر زور دیا تھا۔اور خولہ اس کی رگ رگ سے واقف تھی

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین